Regd. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

قیمت سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲/۸ ″
فی پرچہ ۱ر

یوم یکشنبہ (اتوار)

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۴ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۲۴ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۹

پاکستان فوجی اعتبار سے مشرق وسطیٰ کا رہنما ہے

مغربی ممالک پاکستان کو مشینیں بھیجنے میں فرق برتتے ہیں

لندن ۲۳ جولائی۔ لندن کے ایک اقتصادی رسالے اکانومسٹ نے مغربی ملکوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ پاکستان کو مشینیں بھیجنے کے سلسلے میں جو فرق برتتے ہیں اسے ترک کر دیں ورنہ اس کے نتائج خوشگوار نہ ہونگے اس مضمون میں پاکستان کے اقتصادی امور پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد اس امر کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کا ماسکو کی دعوت قبول کر لینا اس طوفان کے آثار میں سے ہے جس پر لندن کو چشم پوشی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ نئی ایبٹ سے لے کر سنگاپور تک کے فوجی سلسلے کا ذکر کرتے ہوئے اس مضمون میں ایشیا کی فوجی طاقت کا سارا دارومدار ہندوستان و پاکستان پر سمجھا گیا ہے۔ آگے چلکر لکھا گیا ہے کہ گو پاکستان کو ابھی بہت سی اقتصادی تکالیف درپیش ہیں۔ لیکن اس کی موجودہ اقتصادی حالت اس امر کی شاہد ہے کہ آئندہ دس سال تک اس ملک کی "ڈالر" کی آمد بہت بڑھ جائے گی۔ اسوقت اسے مغربی ملکوں کی مشینوں کی ضرورت ہے اگر وہ اسے مہیا ہو جائیں تو وہ آئندہ دس سال کے بعد دس کروڑ کی قیمت کا اسٹرلنگ ڈالرنی سال بچا سکے گا۔ اس مضمون میں آگے چل کر پاکستان کو فوجی اعتبار سے مشرق وسطیٰ کا رہنما قرار دیا گیا ہے۔

مغل گئی کے حادثے کی تحقیق

پشاور ۲۳ جولائی۔ مغل گئی پر بمباری ہونیوالے حادثے کی تحقیقات کرنیوالا افغانستان اور پاکستان کا مشترکہ وفد آج کابل جاتے ہوئے میرانشاہ سے پشاور گیا اور یہاں دونوں وفدوں نے بعض گواہوں کے بیان قلمبند کئے۔ ہوائی اڈے پر دونوں افغانی وفد کو گارڈ آف آنر پیش کی۔ کابل میں سردار عبدالرب نشترنے افغانستان کے وزیر خارجہ سے بھی ملاقات کی۔ اور

ماؤزے تنگ نے روس کی اطاعت کا اعلان کر دیا

لندن ۲۳ جولائی۔ کنفارم کے سرکاری رسالے میں پورا ایک صفحہ ماؤزے تنگ کے حالیہ اعلان کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ کئی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اور دنیا بھر کے کمیونسٹوں میں تقسیم ہوتا ہے چینی لیڈر نے کہا ہے کہ ملک کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے روسی انقلاب نے چین کو بہت امداد دی ہے کہ وہ پرولتاری دنیا کے نظریہ پر عمل کرے اور فیصلہ ہوا کہ ان کو روس کے راستے پر چلنا چاہیئے اعلان میں آگے چلکر کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی طور پر ہم سامراج مخالف محاذ سے تعلق رکھتے ہیں جسکی سرکردگی روس کر رہا ہے۔ ہم کو سچی دوستانہ امداد کے لئے اسی محاذ کیطرف دیکھنا چاہیئے روس کی کمیونسٹ پارٹی ہماری بہترین معلم ہے اور ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور سیکھنا چاہیئے۔ بین الاقوامی اور داخلی حالت ہمارے موافق ہے ملک بھر میں تمام عوام کے علاوہ چند جمہوریت پسندوں کے متحد کرنے کے لئے ہم عوام کی جمہوریت آمریت پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور اپنے نصب العین کی جانب تیزی سے بڑھ سکتے ہیں۔ (اسٹار)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ خاندان نبوت میں خیریت ہے۔

حضرت نواب عبد اللہ خانصاحب کی علالت!

آج دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت نواب عبد اللہ خانصاحب کی عام حالت ویسے پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن دل کی حالت ایک ٹھکانے پر قائم نہیں رہتی۔ کبھی اچھی ہو جاتی ہے اور کبھی پھر خراب ہو جاتی ہے۔ اسلئے آپ کی حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے رمضان شریف کے چند باقی ایام میں اللہ تعالےٰ کے حضور خاص طور سے خشوع و خضوع سے دعا فرمائیں۔

پاکستان کے وزیر خزانہ کی برطانی وزیر تجارت سے ملاقات

لندن ۲۳ جولائی۔ کل پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے برطانیہ کے وزیر تجارت مسٹر ہیرلڈ ولسن اور سمندر پار کے ملکوں سے تجارت کے وزیر سے ملاقات کی ملاقات کے بعد وزارت تجارت نے ایک اعلان میں کہا کہ اس میں دونوں ملکوں کے مالی اور تجارتی مشترکہ مفادات کے امور ہی پر بحث ہوئی ہے۔ وزیر تجارت برطانیہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ برطانی صنعتوں کو پاکستان کی اقتصادی ترقی میں پورا حصہ لینا چاہیئے۔ وزیر خزانہ پاکستان کل پیرس سے لندن پہنچے۔ امید ہے آپ اب کل پاکستان کو سٹرلنگ دینے کی بات چیت شروع کریں گے۔

قونصل خانوں کا درجہ دیدیا

کابل ۲۳ جولائی۔ حکومت افغانستان نے پشاور اور چمن کے دیزا کے دفتروں کو قونصل خانوں کا مکمل درجہ دیدیا ہے

بانڈ ہولڈروں کو مشورہ

تین فیصدی پنجاب بانڈز ۱۹۴۹ء کے بقایوں کی ادائیگی ۱۵ اگست ۱۹۴۹ء کو ہوگی اور ان پر اس تاریخ سے کوئی سود نہیں لیا جائے گا۔ اس قرض کی مناسب تاریخ پر ادائیگی میں سہولت کے پیش نظر بانڈ ہولڈروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنے کفالت نامے پبلک ڈیٹ آفس۔ خزانہ یا امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخ میں پیش کریں۔ جہاں ۸ اگست ۱۹۴۹ء یا اس تاریخ کے بعد سود کی ادائیگی کے نشان ان پر مہریں لگائی جاتی ہیں یا انہیں درج رجسٹر کیا جاتا ہے۔ کفالت نامے اس تحریر کے ساتھ پیش ہونے چاہئیں

الف:۔ جی۔ پی نوٹوں کے سلسلہ میں نوٹ کا اصل زر وصول پایا۔

ب:۔ سرٹیفکیٹوں کے سلسلہ میں، اسٹاک سرٹیفکیٹ پر درج شدہ اصل زر وصول پایا۔

ادائیگی کی ہدایت کے متعلق طریقہ کی مکمل تفصیل یا ہندوستان کے کسی پبلک ڈیٹ آفس امپیریل بنک آف انڈیا کی کسی برانچ یا مغربی یا مشرقی پنجاب کے خزانہ میں درخواست دینے پر مل سکتی ہے (سرکاری اعلان)

مختصر ـــ لیکن ـــ اہم

کراچی ۲۲ جولائی۔ حکومت پاکستان نے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے چھ لاکھ ۴۸ ہزار چھ سو روپے کی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے یاد رہے فروری میں حکومت پاکستان نے صرف ایک لاکھ روپے کا فیصلہ کیا تھا۔

کراچی ۲۳ جولائی۔ کشمیر کے مسئلے پر ہندوستان و پاکستان میں جو مشترکہ فوجی کانفرنس ہو رہی ہیں۔ اس میں حصہ لینے والے بعض ہندوستانی نمائندے اپنی حکومت سے بات چیت کے لئے آج نئی دہلی چلے گئے آئندہ گفتگو منگل کو ہوگی۔

کراچی۔ پیر کے روز پاکستانی کابینہ کے تین رکن آنریبل خواجہ شہاب الدین آنریبل پیرزادہ عبد الستار اور آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل سرکاری ملازموں کے کوارٹروں کے لئے مجوزہ مقامات کا معائنہ کریں گے۔ اسکے بعد وہ کابینہ کے روبرو آخری منظوری کے لئے رپورٹ پیش کریں گے۔ یاد رہے پاکستان کے محکمہ تعمیرات عامہ نے ایسے چار ہزار کوارٹر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

۳ واپسی سے پہلے آپ وزیر اعظم افغانستان سے بھی ملینگے تاکہ دونوں ہمسایہ ملکوں میں تعلقات بہت زیادہ خوشگوار ہو جائیں

سابق فوجی توجہ کریں

لاہور ۲۳ جولائی از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب کے جن سابق فوجیوں کو پنشنیں یا اس سلسلہ میں کوئی اطلاع حاصل کرنے میں دقتیں پیش آ رہی ہوں انہیں چاہیئے کہ اس مقصد کے لئے لاہور آنے کی بجائے اپنے اپنے ضلعوں کے ڈسٹرکٹ سیلرز سولجرز اینڈ ائیر مین بورڈوں میں جاکر پتہ کریں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ولسٹ پنجاب پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

عید الفطر

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

(مرتبہ خورشید احمد)

حقیقی عید کیا ہے؟

"اصل عید جو ہوا کرتی ہے وہ دل کی خوشی ہوتی ہے یہ جو ظاہری عیدیں ہیں گو ایک حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ مگر عید وہی ہوتی ہے جو دل کی خوشی کی ہو۔ اور دل کی خوشی اطمینانِ قلب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور دل کا اطمینان سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ خوف نہ ہو۔ اور خوف سے اس وقت تک انسان محفوظ نہیں ہو سکتا جب تک یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایسا پہرہ دار ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ پہرہ دار خدا کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے حقیقی عید یہی ہے کہ انسان کو یقین ہو جائے کہ اللہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے یہ عیدیں نمائش اور نمونہ کے طور پر ہیں ان سے وہ سچی عید حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو کسی وقت انسان سے جدا نہیں ہوتی۔ نہ دن کو نہ رات کو۔ نہ اٹھتے بیٹھتے۔ نہ سوتے نہ جاگتے۔ جس کو یہ نصیب ہو جائے اس کی نسبت سچے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ

ہر روز روزِ عید است و ہر شب شبِ برات

ایسے انسان کی حالت ہر وقت خوشی۔ یقین اور اطمینان کی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہی سچی عید ہے۔ پہلوں کے لئے بھی یہی تھی اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی یہی ہوگی خدا تعالیٰ ہمارے لئے پہلوں کی طرح ہی کرے اور ہماری کمزوریوں کو دور کر دے۔ ورنہ جب تک وہ حقیقی عید نہ آئے یہ عیدیں اسی طرح کی ہیں جس طرح کسی بیمار کو عارضی طور پر آرام دینے کے لئے کوکین دی جائے۔ کیونکہ حقیقی خوشی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ حقیقی رنج دور ہو اور یہ دور نہیں ہو سکتا جب تک۔ اس بات کا

مسلمان حقیقی عید کا منہ کب دیکھ سکتے ہیں

پس مسلمان حقیقی عید اور اصلی خوشی اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب موجودہ عید سے عبرت حاصل کر کے کھوئی ہوئی دولت و عزت، آبرو و ثروت، جاہ و جلال تقویٰ و طہارت، نیکی و عبادت، رتبہ و مرتبت کی تلاش اور اس کے حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کر کے ان گم شدہ چیزوں کو حاصل کر لیں گے اور جس طرح ایک وقت تھا کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام تھا۔ اسی طرح اب بھی اسلام روحانی طور پر دنیا پر غالب ہو۔ اور جب مسلمان دلائل اور براہین، علم اور عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ کسی شخص کی گردن اسلام کے دلائل کے سامنے اونچی نہیں رہ سکتی۔ اور کوئی باطل اس حق کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتا۔ اسی وقت اور صرف اسی وقت مسلمان حقیقی خوشی اور عید منانے کے قابل ہوں گے اور وہی سچی عید اور اصل خوشی کا دن ہوگا"

(الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۱۸ء)

جماعت کو نصیحت

"میں اپنی جماعت کو خاص طور پر تاکید کرتا ہوں اور زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی عید مخفی ہے اور وہ یہی ہے کہ دنیا کے تمام لوگ آپ لوگوں کے ذریعہ سے حق اور راستی کی چٹان پر جمع ہو جائیں اور پھر تمام ادیان اس حقیقی نور کے چشمے سے پانی پینے لگیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا کے بچاؤ کے واسطے نازل فرمایا۔ اور جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔" (رر)

ہماری عید یہی ہے کہ خدا مل جائے

"ہماری عید کیا ہے؟ یہ کہ ہمارا محبوب، ہمارا خدا ہمیں مل جائے۔ جو شخص کوشش کرتا اور محنت برداشت کرتا ہے اس کو اس کا خدا مل جاتا ہے اور پھر وہ ایسا آرام اور ایسی خوشی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ دیکھو عید الفطر کے لئے اسلام نے ایک ماہ کے روزے فرض قرار دے کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جسمانی قربانی ضروری رکھی ہے اور دوسری عید پر انسان ظاہری قربانی کرتا ہے جو کہ اس بہت بڑے انسان کے نمونہ کی یادگار میں ہوتی ہے جس نے خدا کے لئے اپنا بیٹا ذبح کرنا چاہا مگر خدا نے اس کی جگہ جانور ذبح کرا دیا اور آئندہ کے لئے مقرر کر دیا کہ جانوروں کی قربانیاں کی جایا کریں۔ تو اس عید پر بکرے ذبح کرنا دلیل ہوتا ہے اس امر کے لئے کہ اس بندے کو جو قربانی کرتا ہے خدا کے رستہ میں اگر اپنا سر بھی دینا پڑے تو اس میں توقف نہیں کرے گا۔ یہ اسلام کی مقرر کردہ عیدوں کی حقیقت ہے۔ مگر اور لوگوں کی عیدیں اپنے اندر یہ حقیقت نہیں رکھتیں اس لئے ان میں جو خوشی منائی جاتی ہے وہ راحت بخش خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کی عیدیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا کہ روتے ہوئے بچہ کو کھانا دے دیا جائے جس سے وہ تھوڑی دیر کے لئے بہل جائے۔ یوں تو اسلام کی عیدیں بھی حقیقی اور اصلی خوشی حاصل کرنے کا نمونہ ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کی خوشی کے نمونہ اور ان میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ ان کے میلے اور تہوار محض نمونہ ہی نمونہ ہیں۔ جن کے بعد ان کے لئے حسرت و افسوس ہوتا ہے لیکن مسلمانوں کی عید ایسی ہوتی ہے کہ وہ چیز جس کی انسان کو تلاش ہے اس کے بہت ہی قریب کر دیتی ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک شخص کے محبوب کا مجسمہ بنا کر اس کے سامنے رکھ دیا جائے اور وہ اس کو دیکھ کر خوش ہو لے۔ کہ میرا محبوب مجھ کو مل گیا لیکن ایک دوسرے شخص کو ایسے رستہ پر ڈال دیا جائے جس پر چل کر وہ اپنے محبوب تک پہنچ سکتا ہو۔ اور پھر اس کو اس کے محبوب کے دروازے پر پہنچا دیا جائے اور پردہ اٹھا کر دکھا دیا جائے کہ وہ ہے تیرا محبوب اب اور کوشش کر اور اس دروازے سے گذر کر اپنے محبوب سے مل لے۔ اب وہ شخص جس کے پاس صرف بے جان مجسمہ ہے اس کی خوشی تھوڑی دیر کے بعد مایوسی سے بدل جائے گی۔ لیکن وہ جو پہلے کی نسبت اپنے محبوب کے زیادہ قریب پہنچ گیا ہے اس کی خوشی بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ غیروں کی عیدوں میں جو خوشی ہوتی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے ایک بت پر کوئی شخص فدا ہو جائے۔ لیکن ہماری عیدیں وہ ہیں جن میں ایک صحیح راستہ پر چلایا جاتا ہے اور جس کے ذریعہ ہمیں ہمارا خدا دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر ہماری دعاؤں میں قبولیت اور ہم میں تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے۔

پس ہماری عید کی یہی غرض ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمیں ہمارا خدا مل جائے اور اس کے ملنے کا یہ طریق ہے کہ اس کے لئے قربانیاں کی جائیں اگر ہم اس غرض کو یاد رکھیں تو ہماری عید عید ہے۔ ورنہ جھوٹے طور پر خوش ہونا رنج اور دکھ کو اور بڑھا دیتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۹ء)

اصل عید قربانیوں سے حاصل ہوتی ہے

"اگر تم حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ایک ہی رستہ ہے کہ سچی قربانیاں کرو۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے اس کی طرف سے جو صداقت آئی ہے اس کے پھیلانے کے لئے اپنی جان، اپنے مال، اپنے اوقات، اپنے علوم، اپنے خیالات، اپنی امنگوں، اپنے رشتہ داروں اپنے قریبیوں، اپنے نفوس کو قربان کرنا چاہیئے کیونکہ بغیر قربانی کے کوئی عید نہیں۔ اور جتنی بڑی قربانی ہو اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے۔ دیکھو جو لڑکا پانچ سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے پرائمری کی عید ہوتی ہے۔ اور جو دس سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے انٹرنس کی۔ اور جو چودہ سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے بی۔ اے کی عید ہوتی ہے پس جتنی بڑی قربانی ہو اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے ہمیں بھی چاہیئے کہ اس بڑی عید کے لئے پوری تیاری کریں۔ اپنے مال۔ اپنے نفوس غرض اپنی ہر ایک چیز کو خدا ہی کی سمجھیں اور سمجھیں کیا۔ پہلے ہی جو کچھ ہے خدا کا ہے۔ ہم جب یہ کہیں گے کہ ہمارا سب کچھ خدا کے لئے ہے تو یہ صرف صداقت کا اقرار ہوگا۔ یہ کوئی نئی قربانی نہ ہوگی بلکہ ایک جھوٹ کو چھوڑنا ہوگا۔ کیونکہ جب ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ مال ہمارا ہے تو وہ ہمارا نہ تھا بلکہ خدا ہی کا تھا کیونکہ اسی کی طرف سے ملا تھا۔ مگر ہم احسان فراموش تھے جو دینے والے کو بھول گئے تھے۔ اور جب یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا ہی کا ہے تو اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسی نے دیا ہے اور یہ کوئی قربانی نہیں بلکہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو اختیار کرنا ہے۔

پس میں جہاں اپنی جماعت کو اس بڑی عید کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں بھی کرنی چاہئیں۔ مجھے بڑا تعجب آتا ہے جب میں سنتا ہوں کہ جماعت پر بوجھ بہت بڑھ گیا ہے بڑی قربانیاں ہو گئی ہیں۔ کیونکہ جو کچھ ہونا چاہیئے تھا میرے نزدیک اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ دیکھو اگر ایک کمزور اور نحیف آدمی کو اٹھا کر چارپائی پر بھی بٹھا دیا جائے گا تو وہ کہے گا میں تھک گیا ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ اس نے کوئی بڑا کام کیا ہے۔ اسی طرح جب کہا جاتا ہے کہ بڑی قربانیاں ہو گئی ہیں تو میں یہ کہنے کو تو تیار ہوں کہ یہ کہنے والے تھک گئے ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کوئی بڑا کام بھی کیا ہے اور انہیں تھکنے کا حق بھی تھا۔ بے شک وہ تھکان محسوس کرتے ہیں مگر بوجہ اپنی کمزوری اور کم ہمتی کے نہ کہ بوجہ کام کے۔ اور اس وجہ سے تھکنے والوں کو کام لینے والا چھوڑ نہیں سکتا۔ بیمار کا یہ کام نہیں کہ اپنی کمزوری کو پیش کر کے کام کرنے سے جی چرائے بلکہ اس کا کام ہے کہ بیماری کا علاج کرائے۔ پس یہ ایک وسوسہ ہے جو بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے کہ انہوں نے قربانی کی ہے۔ ہرگز انہوں نے کوئی ایسی قربانی نہیں کی جسے قربانی کہا جا سکے۔ اگر تم حقیقی عید حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ایسی قربانیاں کرو جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہ مل سکتی ہو۔ حتیٰ کہ صحابہ میں بھی نہ ملتی ہو۔"

ہمارا کام شیطان کو کچلنا ہے

"اس زمانہ میں جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے وہ اس زمانہ کے کام سے بہت بڑا ہے تمہارا کام شیطان کو کچلنا ہے اور ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے جبکہ تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے پھر تم کمزور اور مفتوح ہو اور جن لوگوں کے دلوں پر تم نے قبضہ کرنا ہے وہ فاتح اور طاقتور ہیں۔ اس حالت میں شیطان کو مٹانے کا کام کسی نبی کی جماعت کے سپرد نہیں کیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کام مقدر تھا۔ مگر آپ کی دوسری بعثت میں یہ کام ہونا تھا۔ سو یہ کام ہوگا تو آپؐ کی ہی قوت قدسی کے ذریعہ مگر پہلے نہیں ہوا۔ پہلے ظہور کے وقت میں آپ کے سپرد یہ کام نہ کیا گیا تھا جو اب کیا گیا ہے۔ پس اس کام کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے وہ اپنی مثال پہلے زمانہ میں نہیں رکھتی۔ مگر ہماری قربانیاں ابھی حضرت مسیحؑ کے زمانہ کی قربانیوں جتنی بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے نفوس کو اس قربانی کے لئے تیار کرو جس کی نظیر پہلے نہیں مل سکتی اور جس کے بغیر حقیقی عید نہیں حاصل ہو سکتی خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنے فضل سے دونوں عیدیں دکھائے۔ وہ عید بھی جو اپنے نفسوں سے پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔"

(الفضل ۵ مئی ۱۹۲۵ء)

خطبہ نمبر ۲۱

خطبہ جمعہ

دشمن کی مخالفت اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ہماری طاقت اور قوت کو محسوس کرتا ہے

اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو جو قلیل ترین عرصہ میں تمہیں غالب کر دے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

(ایک خطبہ شروع سال کا چھپنے سے رہ گیا تھا اب اسے شائع کیا جاتا ہے)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

جب بھی دنیا میں کوئی آواز بلند کی جاتی ہے، دنیا کے لوگ اس کی ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ بغیر مخالفت کے خدائی تحریکیں دنیا میں کبھی جاری نہیں ہوئیں۔ خدائی تحریک جب بھی دنیا میں جاری کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق بلاوجہ اور بلا سبب لوگوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اتنا بغض اور کینہ کہ اسے دیکھ کر حیرت آجاتی ہے۔ ایک مسلمان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو محبت ہے اسکو الگ کرکے اسے آپ سے جو عقیدت ہے اسے بھلا کر اگر صرف آپ کی ذات بابرکات کو ہی دیکھا جائے تو آپ کی ذات انتہائی بے شر انتہائی بے نفس اور دنیا کے لئے انتہائی ایثار اور قربانی کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ اپنی ساری زندگی میں کسی ایک شخص کا بھی حق مارتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ آپؐ کسی سے گالی گلوچ کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ آپؐ کسی جگہ دنگہ اور فساد میں مشغول نظر نہیں آتے۔ لیکن قریباً چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا دشمن آپ کی مخالفت کرنے اور آپ کے متعلق بغض اور کینہ رکھنے سے باز نہیں آتا۔ جو شخص بھی اٹھتا ہے۔ اور وہ مذہب پر کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ وہ فوراً آپ کی ذات پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ اس کا بھی یا تو کوئی جسمانی سبب ہو گا یا روحانی سبب ہو گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت

کا کوئی جسمانی سبب تو نظر نہیں آتا۔ جن قوموں سے ساتھ آپ نے یا آپؐ کے خلفاء نے لڑائیاں کی تھیں۔ وہ قومیں تو اب ختم ہو چکی ہیں۔ اور ان کی اولادیں مسلمان ہو چکی ہیں۔ مثلاً عرب ہیں عربوں کے ساتھ آپؐ نے لڑائیاں کیں۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ آپؐ کی مخالفت کا سبب لڑائیاں ہی تھیں۔ تو پھر تو عرب مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کی یاد کو تازہ رکھنے والی دنیا میں کوئی چیز موجود نہیں۔ پھر شامی ہیں مصری ہیں عراقی ہیں۔ ایرانی ہیں، ان سب کے ساتھ صحابہ نے لڑائیاں کی تھیں۔ لیکن یہ سب قومیں ختم ہو گئی ہیں۔ اور ان کی اولادیں مسلمان ہو گئی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہی قومیں تھیں۔ جن سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا۔ لیکن اب یہ سب مسلمان ہو گئی ہیں۔ اور ایسی کوئی نسل دنیا میں نہیں۔ جو یہ کہہ سکے کہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے بڑی دشمنی ہے کہ آپؐ نے ہمارے باپ دادوں سے لڑائیاں کی تھیں

اگر یہ کہا جائے

کہ مسلمان چونکہ حکومت کرتے رہے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو اسلام سے عداوت ہے۔ تو دنیا کے بعض ایسے علاقے بھی ہیں۔ جن پر مسلمان کبھی حاکم ہی نہیں ہوئے۔ اور جن علاقوں پر مسلمان حاکم ہوئے ہیں۔ ان پر وہ ایسے ہی حاکم ہوئے تھے۔ جیسے دوسری قومیں کسی اور قوم پر حاکم ہو جایا کرتی ہیں۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ آخر امریکہ کے باشندے بھی تو عیسائی نہیں تھے۔ عیسائی وہاں باہر سے ہی گئے ہیں آسٹریلیا کے باشندے بھی عیسائی نہیں تھے۔ عیسائی وہاں باہر سے ہی گئے ہیں۔ اسی طرح ویسٹ افریقہ اور ایسٹ افریقہ کے باشندے بھی عیسائی نہیں تھے۔ عیسائی وہاں باہر سے ہی گئے ہیں۔ فلپائن کے باشندے بھی عیسائی نہیں تھے نیوزی لینڈ کے باشندے بھی عیسائی نہیں تھے۔ ان سب جگہوں پر عیسائی باہر سے ہی گئے ہیں۔ پھر ایسے علاقے بھی ہیں جہاں دوسری قومیں موجود ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے ان پر حکومت کی ہے۔ مثلاً ہندوستان کو ہی لے لو۔ ہندوستان پر انگریزوں نے ڈیڑھ سو سال سے زیادہ عرصہ حکومت کی ہے۔ اب اگر کسی کو دشمنی ہوتی ہے یا کوئی بغض اور کینہ رکھتا ہے۔ تو وہ صرف انگریزوں سے رکھتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے کوئی دشمنی یا بغض و کینہ نہیں رکھتا۔

جس طرح انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ نرم اور کہیں زیادہ

انصاف اور محبت پر مبنی حکومت

مسلمانوں نے کی ہے۔ لیکن ہندوؤں کو جو دشمنی حکومت کرنے والوں سے ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اگر ہندوؤں کو صرف مغلوں سے دشمنی ہوتی۔ تو یہ بات سمجھ میں آسکتی تھی۔ کہ انہوں نے ایک زمانہ میں انہیں مغلوب کر لیا تھا اس لئے انہیں دشمنی ہے۔ پھر ہندوستان پر جیسی حکومت مسلمانوں نے کی ہے۔ ویسی ہی حکومت انگریزوں نے کی ہے۔ اس لئے ہندو انگریز کے تو دشمن ہوں گے انہیں انگریزوں کے متعلق تو بغض اور کینہ ہو گا۔ کیونکہ انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک غلام بنائے رکھا۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام سے کینہ و بغض رکھنے والا کوئی ہندو نہیں ملے گا۔ لیکن مسلمان حکومت کرتا ہے۔ تو اس کے متعلق اس علاقہ میں بھی بغض و کینہ پایا جاتا ہے۔ جس پر وہ حکمران رہ چکا ہوتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر بغض اور کینہ اس کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پایا جاتا ہے۔ یہی حال چین کا ہے۔ وہاں مسلمانوں نے بھی حکومت کی ہے۔ اور دوسری قوموں نے بھی حکومت کی ہے۔ مثلاً بدھوں نے ایک وقت تک چین پر حکومت کی ہے۔ لیکن چینیوں کو مسلمانوں سے اتنی دشمنی نہیں۔ جتنی انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اسپین میں مسلمانوں نے عیسائیوں پر حکومت کی ہے۔ اور مراکو میں ہسپانویوں نے مسلمانوں پر حکومت کی ہے۔ عوض معاوضہ گلہ نہ دارد۔ مراکو کے لوگوں نے ہسپانیہ پر حکومت کی۔ اور ہسپانیہ والوں نے مراکو پر حکومت کی۔ بظاہر یہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے لیکن

ہوتا کیا ہے

مراکو پر ہسپانیہ والے حکومت کرتے ہیں۔ تو وہاں کے لوگ ہسپانیہ والوں کو تو گالیاں دیتے ہیں انہیں برا بھلا کہتے ہیں لیکن حضرت عیسٰے علیہ السلام کو کوئی گالی نہیں دیتا۔ نہ کوئی برا بھلا کہتا ہے! لیکن مراکو ہسپانیہ پر حملہ کرتا ہے۔ تو ہسپانیہ والوں میں مسلمانوں کے علاوہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی دشمنی اور بغض و کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ دونوں متوازی قومیں تھیں۔ ایک وقت میں اگر مراکو والوں نے ہسپانیہ پر حکومت کی۔ تو دوسرے وقت میں ہسپانیہ والوں نے مراکو پر حکومت کی۔ اس کے نتیجہ میں ایک زمانہ تک مراکو والوں میں ہسپانیہ والوں کے متعلق تو بغض و کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان سے دشمنی ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بغض و کینہ حکومت کرنے والوں تک ہی محدود رہتا ہے۔

مذہب کے بانی کی طرف منتقل نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برخلاف ہسپانیہ والے مراکو کی حکومت کے بدلہ میں صرف مراکو والوں سے دشمنی نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کی دشمنی اور بغض و کینہ بانئ اسلام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف بھی منتقل ہو گیا ہے۔ اور صرف منتقل ہی نہیں ہوا بلکہ بانئ اسلام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق جو دشمنی اور

بغض و کینہ

پیدا ہوا۔ وہ اس دشمنی اور بغض و کینہ سے کہیں زیادہ ہے جو ہسپانیہ والوں کو حکومت کرنے والوں سے تھا۔ مراکو میں چلے جاؤ وہاں عیسائیوں کو تو گالیاں دینے والے مل جائیں گے۔ انہیں بُرا بھلا کہنے والے مل جائیں گے۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کو گالیاں دینے والا اور بُرا بھلا کہنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ لیکن ہسپانیہ والے صرف مسلمانوں ہی کے خلاف نہیں تھے۔ بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بھی شدید دشمن ہو گئے تھے۔ انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ جامع مسجد میں چلے جاتے تھے۔ وہاں خطبہ ہو رہا ہوتا۔ تو وہ کھڑے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالیاں دینے لگ جاتے۔ اس پر مسلمان جوش میں آ کر اس عیسائی کو قتل کر دیتے۔ اور سارے ملک میں شور برپا ہو جاتا۔ کہ مسلمان ظالم ہیں۔ آخر دیکھنے والی بات ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ ظاہری طور پر تو اسکی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی ذاتی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اگر آپ نے کوئی فائدہ اٹھایا ہوتا۔ اگر آپ نے

بادشاہت حاصل کرنے کی کوشش

کی ہوتی یا اپنی نسل کے لئے بادشاہت حاصل کرنے کی خواہش کی ہوتی۔ یا آپ کے خاندان نے مال و اسباب لوٹا ہوتا۔ تب تو دوسرے لوگوں کو آپ سے دشمنی ہو سکتی تھی۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ نہ آپ نے اپنے لئے ایسا کیا نہ آپ نے اپنی اولاد کے لئے ایسا کیا۔ ہاں حق اولاد در اولاد کے مطابق آپ کی اولاد میں جو نیک لوگ تھے لوگ ان کا ادب و احترام کرتے تھے۔ وہ ان کا ادب و احترام اس لئے نہیں کرتے تھے کہ وہ آپ کی اولاد ہیں۔ بلکہ وہ ان کا ادب و احترام اس لئے کرتے تھے۔ کہ ان میں خود بعض اچھی خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ ورنہ اسلام نے ایسی کوئی شرط نہیں رکھی۔ کہ سید کو فلاں جگہ دی جائے۔ فلاں جگہ نہ دی جائے۔ غرض کوئی چیز بھی ایسی نہیں۔ جو آپ نے اپنے لئے یا اپنی نسل کے لئے مخصوص کی ہو۔ لیکن آپ کی مخالفت انتہا تک پہونچی ہوئی ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ آپ نے

لڑائیاں کی تھیں

اس لئے دوسرے لوگوں کو آپ سے دشمنی ہو گئی ہے تو ہم کہتے ہیں بے شک آپ نے لڑائیاں کی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی آپ کی یہ ہدایات بھی تھیں۔ کہ بوڑھوں کو مت مارو۔ عورتوں اور بچوں کو مت چھوؤ۔ راہبوں اور پادریوں کو کچھ نہ کہو۔ جو قیدی ہو جائیں انہیں مت مارو کسی پر اچانک حملہ نہ کرو۔ بلکہ حملہ کرنے سے پہلے اسے بتا دو۔ کہ ہم حملہ کرنے والے ہیں۔ اگر کسی قوم یا قبیلہ سے تمہارا معاہدہ ہو تو اسے توڑو نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھتے ہو۔ کہ وہ قوم یا قبیلہ معاہدہ توڑ رہا ہے۔ تو اسے کہہ دو کہ ہم اپنا معاہدہ ختم کرتے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جب دشمن کے ساتھ تمہاری چپقلش ہو جائے۔ اور وہ تم پر زیادتی کرے۔ تو بعض قسم کی زیادتیوں کے بدلہ میں بے شک تمہیں اجازت ہے۔ کہ تم دشمن کے ساتھ اتنی زیادتی کر لو جتنی زیادتی اس نے تمہارے ساتھ کی ہے۔ لیکن بعض قسم کی زیادتیوں کے بدلہ میں تمہیں اتنی زیادتی کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ کیونکہ جو زیادتی انسانیت سے ہی گری ہوئی ہو۔ اس کے بدلہ میں اتنی زیادتی کرنا بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ یہ احکام تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لڑائیوں کے متعلق دیئے۔ آپ سے پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام بھی ایک شرعی نبی گزرے ہیں اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بھی لڑائیاں کی ہیں۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے لڑائیوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ تم دشمن کے گھر میں گھس جاؤ۔ اس کے تمام مردوں کو قتل کر دو۔ اس کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لو۔ بلکہ اس کے جانوروں تک کو بھی قتل کر دو۔ کیونکہ وہ بھی نجس اور ناپاک ہیں اس کے گھروں کو جلا دو اس کی فصلوں کو تباہ کر دو۔ اب اگر لڑائیوں کی ہی وجہ سے لوگوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دشمنی پیدا ہو گئی ہے۔ تو آپ سے زیادہ انہیں

حضرت موسےٰ علیہ السلام سے دشمنی

ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام کا تو ہمیں کوئی دشمن نظر نہیں آتا۔ اگر یہ دشمنی لڑائیوں کی ہی وجہ سے تھی۔ تو آپ سے زیادہ حضرت کرشن علیہ السلام سے دشمنی ہونی چاہیئے تھی۔ جنہوں نے نہ صرف لڑائیاں کی ہیں۔ بلکہ لڑائی کے متعلق نہایت ہی سخت تعلیم دی ہے۔ لیکن کرشن علیہ السلام کے دشمن بھی کہیں نظر نہیں آتے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دشمن عام پائے جاتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ لوگوں کی آپ سے دشمنی ان لڑائیوں کی وجہ سے ہے جو آپ نے کیں محض جھوٹ ہے۔ آپ سے پہلے اور بھی کئی نبی ایسے گزرے ہیں جنہوں نے لڑائیاں کی ہیں مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام نے لڑائیاں کی ہیں حضرت کرشن علیہ السلام نے لڑائیاں کی ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے لڑائیاں کی ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ انہوں نے لڑائیاں کیں۔ ان کے متعلق مخالفین میں اتنا بغض اور کینہ پیدا نہیں ہوا۔ جتنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہوا ہے۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مخالفت کی جو مادی وجہ بیان کی جاتی ہے وہ باطل ہو گئی۔ اور یہی ایک مادی وجہ ہے جو بیان کی جاتی ہے۔ پس جب مخالفت کی کوئی مادی وجہ موجود نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اسکی کوئی

روحانی وجہ ہے

اور وہ صرف یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مخالفین کے دل محسوس کرتے ہیں کہ اسلام ایک صداقت ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا تو یہ صداقت پھیل جائے گی۔ اور انہیں مغلوب کر لے گی۔ یہی ایک چیز ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات سے سخت دشمنی ہے۔ اس مخالفت کے باقی جتنے بھی وجوہ بیان کئے جاتے ہیں، وہ آپ سے زیادہ شان کے ساتھ دوسرے نبیوں میں موجود ہیں۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ اس دشمنی کی وجہ لڑائی اور جھگڑا نہیں بلکہ ایک روحانی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دشمنی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ اسلام ایک حقیقت رکھنے والا مذہب ہے۔

اسلام غالب آجانے والا مذہب ہے

اسلام دوسرے مذاہب کو کھا جانے والا مذہب ہے۔ اسے دیکھ کر مخالفین کے کان فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہم باغ میں چل رہے ہوتے ہیں۔ یا کہیں سیر کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کوئی شکرا یا باز آ رہا ہے مگر چڑیاں چوں چوں کر کے اڑنے لگ جاتی ہیں ہم حیران ہوتے ہیں کہ آخر ہوا کیا۔ ہم ادھر ادھر بڑے غور سے دیکھتے ہیں تو افق پر بہت دور ایک شکرا اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ یا ہم دریا کی سیر کر رہے ہوتے ہیں۔ مرغابیاں بیچ بیچ کھا کے گھاس اور کیچڑ چاٹ رہی ہوتی ہیں۔ اور اپنے پر پھیلا پھیلا کر اپنے جسم سے رطوبت اور پانی کے قطرے گرا رہی ہوتی ہیں دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ آرام طلبی اور عیاشی صرف انسان کے لئے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ جانور بھی اسکے مزے اڑا رہے ہیں۔ یکدم وہ مرغابیاں اڑ جاتی ہیں۔ اور ہمیں اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بڑی تلاش کرنے کے بعد دور افق پر ایک شکار کرنے والا جانور مثلاً باز نظر آتا ہے۔ تب معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرغابیاں کیوں اڑیں دیکھو! ان جانوروں نے کہاں سے اس شکار کرنے والے جانور کی بُو سونگھ لی۔ ہم نے وہ بُو نہیں سونگھی۔ اس لئے کہ وہ جانور اس کا شکار تھے۔ ہم اس کا شکار نہیں تھے۔ ہم نے اس حملہ کرنے والے جانور کی آمد کو محسوس نہیں کیا۔ مگر ان جانوروں نے اس کی آمد کو محسوس کر لیا۔ کیونکہ وہ اُس کا شکار تھے۔ اور شکار ہمیشہ اپنے شکاری کو بھانپ جایا کرتا ہے اسی طرح یہ لوگ چونکہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکار

ہیں۔ اس لئے وہ آپ کے مخالف ہو گئے ہیں۔ اور یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ آپ کے دشمن ہیں۔ اور اگر یہی ایک وجہ ہے۔ تو یہ بات ہمارے لئے غم کا موجب نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ خوشی کا موجب ہونی چاہیئے۔ لوگ گھبراتے ہیں کہ اُن کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ جھنجھلا اُٹھتے ہیں۔ کہ اُن سے عداوت کیوں کی جاتی ہے لوگ چڑتے ہیں۔ کہ انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے لیکن اگر گالیاں دینے اور دکھ دینے کی وجہ یہی ہے کہ وہ ہمارا شکار ہیں۔ تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور نہ کسی قسم کا فکر کرنا چاہیئے بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ دشمن یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر ہم میں کوئی نئی حرکت پیدا ہوئی۔ تو ہم اُس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔ اگر ہم نے اپنے اندر کوئی نئی تبدیلی پیدا کی۔ تو ہم اُن کے عقائد کو باطل کر دیں گے۔ اگر ہمارے دشمن کے اندر یہ احساس پایا جاتا ہے تو پھر اُس کا لڑنا جھگڑنا اور ہمیں گالیاں دینا ہمارے حوصلوں کو بڑھانے والا ہے۔ کیونکہ وہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ ہم میں ایسی طاقت ہے جس کی وجہ سے ہم اُس کو اپنے اندر شامل کر لیں گے ہم میں اتنی طاقت ہے کہ ہم اُسے دینی طور پر مغلوب کر لیں گے۔ پس اس مخالفت سے

گھبرانا نہیں چاہیئے

کیونکہ یہ دشمن کی شہادت اور اقرار ہے کہ تم غالب آ جاؤ گے۔ اور پیشتر اس کے کہ تم اس پر غالب آؤ وہ تمہارے غلبہ کو توڑنا چاہتا ہے۔ پس دشمن کا یہ سلوک ہمارے لئے خوشی کی خبر لاتا ہے اور ہمیں خوش ہو کر اس طاقت کو استعمال کرنا چاہیئے جو خدا تعالےٰ نے ہمارے اندر ودیعت کی ہے جس کو سونگھ کر دشمن صرف یہ پتہ ہی نہیں لگا لیتا کہ یہ خطرناک ہے۔ بلکہ وہ اس زنجیر کو پا لیتا ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل چلی جاتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیسویں صدی کا آدمی ہے۔ مگر اس کے اندر یہ طاقت اور قوت آج ہی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ چیز تیرہ سو سال قبل کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے

صدقۃ الفطر

شریعت اسلامیہ کا ہر حکم نہائت ضروری اور واجب العمل ہے۔ اور کسی حکم کو چھوٹا یا معمولی سمجھ کر ٹالنا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ جس حکم کو کوئی چھوٹا سمجھے وہی اُسکی نجات اور رضائے الٰہی کا باعث ہو۔ اور اس پر عمل نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جائے۔ احکام شریعت میں سے ایک نہایت ضروری حکم جو حقوق العباد سے متعلق ہے۔ صدقۃ الفطر ہے۔ جس کی ادائیگی سے روزوں کی کمیاں اور نقائص دور ہوتے ہیں۔ نیز یتامیٰ۔ مساکین۔ بیوگان اور فقراء کو لباس و طعام مُہیّا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس حکم کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ کسی حیثیت یا کسی عمر کا کیوں نہ ہو اور جو شخص یہ فرض کو خود ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کے مربی اور نگران کا فرض ہے کہ وہ اس کی طرف سے مقررہ رقم ادا کرے۔ بعض روایات کے مطابق غلاموں۔ بچوں۔ مہمانوں اور نوزائیدہ بچوں کی طرف سے بھی ادا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ بڑوں کی طرف سے اُس کی مقدار شریعت اسلامیہ نے صاحب استطاعت لوگوں پر غلے کا ایک صاع اور کم طاقت رکھنے والوں پر نصف صاع مقرر کی ہے۔ صاع عرب میں ملنے کا ایک پیمانہ ہے۔ جو ہمارے ملک کے حساب سے پونے تین سیر وزن کے برابر بنتا ہے۔ سالم صاع ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے اُس کی ادائیگی نماز عید سے قبل ضروری ہے۔ بلکہ کچھ دن پہلے دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ جہاں روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر رہے ہیں وہاں وہ اس کا یہ چھوٹا سا حکم مان کر مزید ثواب حاصل کریں۔ غرض تو دیر سے دینے سے بھی ادا ہو جائے گی۔ مگر جلد دینے سے غرباء کو بروقت امداد مل جائے گی۔ اور وہ عید کے دن فاقہ سے محفوظ رہیں گے۔ اور ان کے دلوں سے آپ کے حق میں دعائیں نکلیں گی۔ جو آپ کی بخشش کا موجب ہو سکتی ہیں۔

مختلف علاقوں میں غلہ کی مختلف شرحوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صاع کی قیمت ۱۲/ اور نصف صاع کی قیمت ۶/ مقرر کی جاتی ہے۔

یہ صدقہ مقامی غرباء اور مساکین پر خرچ ہو سکتا ہے۔ جو رقم مقامی غرباء اور مساکین سے بچے یا مقامی جماعت میں اس صدقہ کا کوئی مستحق نہ ہو۔ تو اُسے جلد مرکز میں ارسال کر دیا جائے۔ (نظارت بیت المال)

کیا کبھی آپ لوگوں نے کتوں کو نہیں دیکھا۔ وہ انسان کی بُو سونگھ لیتے ہیں۔ چور چوری کرتا ہے۔ اُس کا ہاتھ کسی جگہ لگتا ہے۔ یا اُس کا کپڑا کسی چیز سے چھو جاتا ہے۔ تو وہ مقام یا کپڑا کسی سونگھنے والے کتے کو سونگھا دیا جاتا ہے۔ اس پر وہ کتا یہ محسوس نہیں کرتا۔ کہ اُس نے کپڑا یا کوئی جوتی سونگھی ہے۔ بلکہ وہ بُو اُس کے لئے ایک زنجیر بن جاتی ہے جس کے ساتھ ساتھ وہ بھاگنا شروع کر دیتا ہے اور وہ چور جہاں ہوتا ہے۔ اُسے پکڑ لیتا ہے۔ اس طرح جو شخص روحانی طور پر اسلام کو سونگھتا ہے۔ وہ ایک ایسی زنجیر کو پا لیتا ہے۔ یا ایک ایسے راستہ کو پا لیتا ہے جو اُسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیجاتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ دراصل

یہ سب قوت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی آئی ہے اس لئے وہ اپنی دشمنی کو موجودہ مسلمانوں سے آگے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بڑھا لیتا ہے وہ جانتا ہے کہ اسلام میں ایک ایسی تار ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چلی گئی ہے۔ باقی مذاہب میں وہ تار نہیں دیکھتا۔ وہ مسیحیت کو بُرا کہنے لگے گا۔ عیسائیوں کو بُرا کہنے لگے گا۔ مگر مسیح علیہ السلام کو بُرا نہیں کہے گا۔ کیونکہ وہاں کوئی ایسا رشتہ موجود نہیں۔ جس سے مسیحیت یا کسی عیسائی کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام بھی سونگھے جا سکیں۔ وہ ایک پنڈت کو بُرا کہنے لگے گا۔ وہ بسا اوقات اس سے ناراض بھی ہو جائیگا۔ لیکن وہ کرشن علیہ السلام سے ناراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ اُس پنڈت اور کرشن علیہ السلام کے درمیان کوئی ایسا رشتہ نہیں جس سے کرشن علیہ السلام سونگھے جائیں۔ مگر اسلام میں ساری برکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ جو شخص اسلام کو سونگھتا ہے۔ وہ اُس تار کو پا لیتا ہے۔ جو اُسے آج سے تیرہ سو سال قبل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاتی ہے۔ اُس کا ناک اُس کی رہبری کرتے کرتے اُسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ تک پہنچا دیتا ہے اور وہ آپ کا دشمن ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں یہ دیکھ کر کہ دشمن ہماری قوت اور طاقت کو محسوس کر کے جھلّا اُٹھا ہے جوش ہونا چاہیئے۔ اور اس سے

فائدہ اُٹھانا چاہیئے

میں نے جماعت کو بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے لیکن افسوس کہ جماعت نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ اگر جماعت اس امر کی طرف توجہ کرتی۔ تو یقیناً اس کی تعداد اتنی بڑھ جاتی کہ کوئی شخص دشمنی کی جرأت بھی نہ کر سکتا۔ یہ کمی اسی لئے پیدا ہو گئی ہے کہ ہماری طرف سے سستی اور غفلت برتی جا رہی ہے۔ شیر سے ہر کوئی ڈرتا ہے۔ لیکن چڑیا گھر والے شیر سے کوئی نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اس کے اردگرد دیوار بنی ہوئی ہوتی ہے یا اُس پر سلاخیں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور وہ ہمیں اس سے محفوظ کر لیتی ہیں۔ اسی طرح مومن بیشک شیر ہے مگر جب وہ اپنے اردگرد غفلت کی سلاخیں لگا لیتا ہے۔ جب وہ اپنے اردگرد بے عملی کا قلعہ بنا لیتا ہے تو کوئی شخص اُس سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ ہماری اپنی بنائی ہوئی دیواریں اُسے محفوظ کر لیتی ہیں۔ اگر ہم اس قلعہ کو گرا دیں جو ہم نے اپنے اردگرد بنایا ہے۔ تو یقیناً شیر شیر ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر

ایک نئی تبدیلی

پیدا کرے۔ ایک ایسی تبدیلی جو ایک قلیل ترین عرصہ میں اُسے دوسری قوموں پر غالب کر دے۔ ایک جرمن دوست یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ دینی علوم سیکھیں اور واپس جا کر اشاعت اسلام کا کام کر سکیں۔ اگر آپ لوگ اچھا نمونہ پیش کریں گے۔ تو یہ بھی اچھا نمونہ لے کر واپس جائیں گے۔ ان لوگوں میں کام کرنے کی عادت ہے۔ جب یہ لوگ ایمان لے آئیں گے۔ تو یقیناً اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کریں گے۔ کیونکہ دنیا کے لئے جو قربانیاں یہ لوگ کرتے ہیں۔ جس دلیری کے ساتھ یہ لوگ جنگ کرتے اور اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ ایشیائی لوگ اس طرح نہیں کرتے۔ جب یہ لوگ ایمان لے آئیں گے۔ تو جس طرح وہ دنیوی ضرورتوں کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ چڑھ کر وہ انشاء اللہ دین کے لئے قربانی کرینگے اور اس طرح یہ سلسلہ تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اچھا نمونہ پیش کیا جائے۔ اور ہم اپنے اندر بھی جد و جہد کا مادہ پیدا کریں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے۔ تو یہ لوگ سمجھیں گے کہ یہ مردہ قوم ہے۔ اس سے ہمیں سوائے مردنی کے اور کیا ملے گا۔ اگر ہم اپنے اندر

محنت۔ ہمت اور استقلال

پیدا کر لیں۔ ہم اپنی عقلوں سے کام لیں تو یہ لوگ بھی ہم سے اسلام سیکھ کر اُس کو آگے پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ جس طرح بچے اینٹوں کا گھر بناتے ہیں اور اس کی ایک اینٹ گرا دینے سے تمام اینٹیں گر جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر ہم قربانی کریں گے۔ تو ہمارے رستہ میں جتنی بھی روکیں ہیں یکے بعد دیگرے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ کہتے ہیں کوئی شخص کسی قلعہ یا برج میں قید تھا۔ اُس کے رُفقاء نے تجویز کی۔ کہ اُسے کس طرح قید سے نکالا جائے۔ لیکن انہیں کوئی ایسا ذریعہ نہ ملا۔ آخر انہیں ایک عقلمند آدمی نے ایک تجویز بتائی۔ اور وہ یہ کہ اُس نے ایک ریل کا دھاگہ لیا۔ اور دھاگے کا ایک سرا تیر کے ساتھ باندھ کر تیر اوپر کھڑکی میں مارا۔ تیر کھڑکی میں جا لگا۔ قیدی نے وہ دھاگہ اوپر کھینچ لیا۔ جب دھاگہ اوپر پہنچ گیا اُس نے دھاگے کے سرے کے ساتھ ذرا موٹا دھاگا باندھ دیا۔ پھر اُس کے آگے سُتلی باندھ دی۔ پھر اُس سے ذرا زیادہ موٹی رسی اُس سُتلی کے ساتھ باندھ دی۔ اور پھر اُس رسی کے ساتھ موٹا رسہ باندھ دیا۔ اور اس طرح رسّہ کے ذریعہ وہ قیدی نیچے اُتر آیا۔ اسی طرح اسلام کی ترقی ہوگی۔ مسلمانوں میں جو جان تھی وہ تو گویا نکل ہی گئی ہے۔ شاید لمبی غلامی غفلت اور سستی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لیکن بہرحال اس کی کوئی وجہ ہو۔ ہم اگر اپنے سے زیادہ چست قوموں میں سے آدمی لے لیں۔ اور پھر وہ آدمی اپنے سے زیادہ چست قوموں سے آدمی لیں۔ تو جس طرح دھاگے کے ساتھ آہستہ آہستہ رسہ باندھ دیا گیا تھا۔ اور رسہ اوپر چلا گیا۔ اس طرح کمزور سے کمزور آدمی کے ذریعہ قوی سے قوی لوگ اسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور اسلام تمام ممالک میں پھیل جائے گا۔ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ لیکن وہ تدبیروں سے بھی کام لیتا ہے۔ اور ایسے رستے کھول دیتا ہے جن سے ترقی کے راستے وسیع سے وسیع تر ہو جاتے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحیح رنگ میں اپنی اصلاح کریں تاکہ ہم اپنا نیک نمونہ پیش کر سکیں اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے بنیں اور ہم اشاعت اسلام کے لئے ایسی مناسب فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں جس کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

سابقہ فہرست کے تسلسل میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل مزید دوستوں نے قادیان کے درویشوں اور ان کے مستحق رشتہ داروں کے لئے ذیل کی رقوم عطا کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

نام	رقم
۱۔ قریشی عبد المنان صاحب رشدی ابن بابو احمد اللہ صاحب مرحوم سیالکوٹ	۵ — ۰ — ۰
۲۔ سلطانہ اقبال بیگم صاحبہ بنت بابو صاحب مذکور۔	۵ — ۰ — ۰
۳۔ حنیفہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت بابو صاحب مذکور	۱۰ — ۰ — ۰
۴۔ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی حال لاہور	۵ — ۰ — ۰
۵۔ جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ گ۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	۲۴ — ۰ — ۰
۶۔ حمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گولیکی۔ گجرات	۵ — ۰ — ۰
۷۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کوئٹہ	۱۰ — ۰ — ۰
۸۔ شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر چرم اکاڑہ	۲۵ — ۰ — ۰
۹۔ والدہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب اوکاڑہ	۴ — ۰ — ۰
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب اوکاڑہ	۱۰ — ۰ — ۰
۱۱۔ اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب اوکاڑہ	۲ — ۰ — ۰
۱۲۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب اوکاڑہ	۱ — ۰ — ۰
۱۳۔ اہلیہ صاحبہ شیخ فیروز دین صاحب اوکاڑہ	۱ — ۰ — ۰
۱۴۔ ماسٹر حاکم علی صاحب مدرس اوکاڑہ	۵ — ۰ — ۰
۱۵۔ اہلیہ صاحبہ ملک محمد مقبول صاحب گوجرانوالہ	۱۲ — ۰ — ۰
۱۶۔ بیگم بہادر شیر خاں صاحب سرحد معرفت صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ رتن باغ۔	۵۰ — ۰ — ۰
۱۷۔ مرزا شریف بیگ صاحب منٹگمری جیل	۱۰ — ۰ — ۰
۱۸۔ حامدہ عفت بیگم صاحبہ تعلیم القرآن کلاس ربوہ	۵ — ۰ — ۰
۱۹۔ فہمیدہ بیگم صاحبہ بیگم کیپٹن عبد اللطیف صاحب مالیر کینٹ	۲۰ — ۰ — ۰
۲۰۔ صوبیدار غلام رسول صاحب وی۔ ایس۔ ڈی مالیر کینٹ	۵ — ۰ — ۰
۲۱۔ حلیمہ بیگم صاحبہ سیٹھی چکوال	۱۰ — ۰ — ۰
۲۲۔ فضل دین عبد الحکیم صاحبان اوکاڑہ	۲ — ۰ — ۰
۲۳۔ حکیم عبد الرحمن صاحب چک جھمرہ لائل پور	۱۰ — ۰ — ۰
۲۴۔ جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور	۱۰ — ۰ — ۰
۲۵۔ میاں شمس الدین صاحب لنڈی کوتل پشاور	۱۰ — ۰ — ۰
۲۶۔ میاں سعد اللہ صاحب ترنگ زئی چارسدہ پشاور	۳۵ — ۰ — ۰
۲۷۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف قادیان و مبشر احمد پسر خود حال لاہور	۱۰ — ۰ — ۰
۲۸۔ اکرام حید ر صاحب پسر ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور	۵۰ — ۰ — ۰
۲۹۔ بشیر الدین صاحب طاہر پورن نگر سیالکوٹ	۲۰ — ۰ — ۰
۳۰۔ خواجہ محکم الدین صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	۵ — ۰ — ۰
۳۱۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرشید صاحب بٹالوی حال گوجرانوالہ	۱۰ — ۰ — ۰
۳۲۔ نسیم نصرت صاحبہ دختر شیخ عبد القیوم صاحب مرحوم بٹالوی	۱۰ — ۰ — ۰
۳۳۔ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد خاں صاحب بٹالوی	۱۰ — ۰ — ۰
۳۴۔ ملک محمود احمد خاں صاحب پسر شیخ عبد الرشید صاحب بٹالوی	۱۰ — ۰ — ۰
۳۵۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب منٹگمری۔ انہوں نے مستحق درویش کے لئے ایک قمیص بھی دی ہے	۵ — ۰ — ۰
۳۶۔ لجنہ اماء اللہ پسرور	۲۰ — ۰ — ۰
۳۷۔ نذیرہ بشیر صاحبہ بیگم ایم بشیر احمد صاحب بھاگووال کلاں گجرات	۲۰ — ۰ — ۰
۳۸۔ محمد اعظم صاحب ولد محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ (دکن)	۱۰ — ۰ — ۰
۳۹۔ والدہ صاحبہ شیخ گلزار احمد صاحب آف کلکتہ حال چنیوٹ	۲۰ — ۰ — ۰
۴۰۔ منیر احمد صاحب پسر شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ حال لاہور	۵ — ۰ — ۰
۴۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب راجپوت سائیکل ورکس لاہور	۴۰ — ۰ — ۰
۴۲۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ بذریعہ عارفہ بیگم صاحبہ بذریعہ تار	۱۷۸ — ۰ — ۰
میزان	۷۱۴ — ۰ — ۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دوستوں نے افطاری یا فدیہ کے لئے ذیل کی رقوم دی ہیں۔ جو قادیان بھجوادی گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی دین و دنیا میں بہتر جزا دے۔ آمین۔

نام	رقم
۱۔ شیخ محمد حسین صاحب قانونگو پنشنر شیخوپورہ بطور فدیہ	۱۰ — ۰ — ۰
۲۔ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ کال ٹیکس ایجنٹ ملتان بطور فدیہ	۱۰۰ — ۰ — ۰
۳۔ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ مذکور برائے افطاری	۵۰ — ۰ — ۰
۴۔ جماعت احمدیہ جیمز آباد (سندھ) برائے افطاری	۱۰ — ۰ — ۰
۵۔ صاحبزادی امۃ السلام بیگم (بیگم مرزا رشید احمد صاحب) کراچی بطور فدیہ	۳۰ — ۰ — ۰
۶۔ نواب محمد دین صاحب مرحوم بذریعہ چودھری محمد شریف صاحب منٹگمری بطور فدیہ نوٹ:- نواب صاحب مرحوم کی طرف سے -/۵۳ روپے بطور فدیہ وصول ہوئے تھے۔ مگر ان کی نیت -/۶۰ کی تھی۔ جسے ان کے فرزند رشید نے پورا کر دیا	۶۰ — ۰ — ۰
۷۔ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر لاہور بطور فدیہ	۳۰ — ۰ — ۰
۸۔ ملک فضل کریم خاں صاحب محمد نگر لاہور بطور فدیہ	۵ — ۰ — ۰
۹۔ چودھری مولا بخش صاحب محمد نگر لاہور بطور فدیہ	۳۰ — ۰ — ۰
۱۰۔ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب نکلسن روڈ لاہور برائے افطاری	۵۰ — ۰ — ۰
۱۱۔ ملک غلام رسول صاحب شوق لاہور بطور فدیہ	۵ — ۰ — ۰
۱۲۔ بیگم صاحبہ میاں عبد اللہ خاں صاحب رتن باغ لاہور برائے افطاری معتکفین قادیان	۴۰ — ۰ — ۰
۱۳۔ محمد حنیف صاحب مینیجر ڈیری فارم مالیر کینٹ برائے افطاری	۲۰ — ۰ — ۰
میزان	۳۸۷ — ۰ — ۰

اللہ تعالےٰ ان جملہ بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱/۷/۴۹

قادیان میں درس قرآن کے اختتام پر دعاء

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان سے مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ کہ قادیان میں قرآن کریم کا درس انشاء اللہ ۲۶ر جولائی کو ختم ہوگا۔ اور اسی دن عصر کے بعد ساڑھے چھ بجے یا پونے سات بجے کے قریب دعا شروع ہوگی۔ سو یہ اعلان ان کی خواہش کے مطابق کرایا جاتا ہے۔ تا جو دوست اس دعا میں غائبانہ طور پر شریک ہونا چاہیں۔ وہ شرکت کا ثواب حاصل کر سکیں۔

غالباً (گو مجھے اس کا پختہ علم نہیں) اسی دن اسی وقت کے قریب ربوہ میں بھی دعا ہوگی۔ اور انشاء اللہ رتن باغ لاہور میں بھی درس قرآن کے اختتام پر اسی وقت کے قریب دعا ہوگی۔

کوئٹہ میں اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بیماری کی وجہ سے درس نہیں دے سکے۔ اس لئے وہاں کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر بہرحال حضور رمضان کے اختتام پر لازماً زیادہ دعائیں فرمایا کرتے ہیں۔

امید ہے۔ دوست اپنی دعاؤں میں وہ دس امور خاص طور پر یاد رکھیں گے۔ جن کے متعلق میں نے الفضل مورخہ ۲۲ر جون ۱۹۴۹ء میں تحریک کی تھی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳/۷/۴۹

درخواست ہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ محمودہ خانم کی گردن میں عرصہ سے سخت تکلیف ہے۔ اور نہایت ہی نازک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ اور گردن بالکل پیچھے کو جھک گئی ہے۔ احباب کرام دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت عطا کرے۔ آمین۔ سعید احمد خاں راولپنڈی (۲) مجھے آج کل آنکھوں کی تکلیف ہے۔ بائیں آنکھ کی نظر بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اور قدرے دائیں آنکھ کی بھی۔ اس تکلیف کے لئے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ڈاکٹر نور احمد احمدی میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک ۳۰۵ گ۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ (۳) میری صحت کچھ عرصہ سے بوجہ خرابی جگر و دیگر پیچیدگیوں سے خراب چلی آتی ہے۔ اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس لئے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے التجا دعا ہے۔ (ارشد علی ایڈووکیٹ بٹالہ) حال سیالکوٹ۔

کیا آپ ۲۹ رمضان تک اپنا وعدہ پورا کر چکے؟

اخبار الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۹ء میں ان بیرونی ممالک کی فہرست شائع کی گئی تھی۔ جن جماعتوں کے تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو کر اس دفتر میں موصول نہ ہوئی تھیں۔ اگر وہ جماعتیں وعدے پہلے ارسال کر چکی ہیں تو وعدوں کی نقل ارسال کریں۔ اگر فہرست نہیں بھیجی ہے تو پورے ارسال فرمائیں۔ الفضل کے اس نوٹ کے بعد جماعت ممباسہ نے نہ صرف پندرھویں سال کا وعدہ ہی ارسال کیا بلکہ اس جماعت کے چودھویں سال کے وعدوں کی فہرست بھی نہ ملی تھی انہوں نے وہ بھی ارسال فرمائی۔ امید ہے کہ چودھویں سال کی بقیہ رقم اور پندرھویں سال کی سالم رقم اوّل تو ۲۹ رمضان المبارک تک مل جائے گی ورنہ اگست کے آخر تک۔ امید ہے کہ گنانی اللہ دتہ صاحب وصول کر کے ارسال فرمائیں گے۔ جماعت یزدی سے پہلی قسط کے بعد دوسری قسط وعدوں کی وصول ہو چکی ہے۔ کل وعدوں کی رقم ۲۷۰۹ شلنگ دفتر اوّل کے پندرھویں سال کی اور ۵۳۶ شلنگ دفتر دوم کی ہے۔ جو رقوم ان کی آ چکی ہیں اور ان رقوم کی دفتر کو اسم وار تفصیل مل گئی ان کے نام شکریہ کے ساتھ دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور ۲۹ رمضان کو پیش کئے جائیں گے جن احباب کے وعدے ابھی تک سو فیصدی پورے نہیں ہوئے سیکرٹری صاحب مال یزدی سے امید ہے کہ ماہ اگست میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کریں گے۔

جماعت دارالسلام سے ۱۵۶۷ شلنگ کا وعدہ بھیجتے ہوئے لکھتے ہیں۔ آپ کی چٹھی مل گئی تھی۔ تحریک جدید کے وعدوں کی اطلاع مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں ان کے مطالبہ پر روانہ کر دی گئی تھی جسے کافی سمجھا گیا۔ کہ آپ کو ان کے ذریعہ ہمارے وعدے پہنچ جائیں گے۔ مگر اخبار الفضل ۱۳ مئی میں پڑھ کر کہ ہماری جماعت کے وعدے نہیں پہنچے۔ اب اس چٹھی کے ذریعہ اطلاع دے رہا ہوں۔ ہماری جماعت کے اکثر دوستوں نے وعدے یکمشت ادا کر دیئے ہیں۔ لہٰذا ان کے نام دعا کے لئے حضور کے پیش کریں۔ یہ سب وعدے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ (ہر جماعت یا براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کے لئے ضروری ہے کہ حضور کی طرف سے جب بھی تحریک جدید کے وعدوں کا مطالبہ ہو۔ تو براہ راست اپنے وعدے حضور کے پیش کرے) سید محمد سرور شاہ صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی نے ۵۶۵ شلنگ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دیا۔ نذیر احمد صاحب ڈار سب انسپکٹر پولیس معہ اہلیہ صاحبہ و دختران ۹۴۰ شلنگ۔ مرزا افضل کریم صاحب ڈرائیور آف بگوا ۱۷ شلنگ۔

بیرونی ممالک کی جن جماعتوں کے تحریک جدید کے وعدے اب تک نہیں ملے جن کے نام ۱۳ مئی میں دیئے جا چکے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی فہرستیں مکمل کر کے ارسال فرما دیں اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کریں کہ وعدوں کی رقوم بھی اول تو ساتھ ہی ادا کرنے کی کوشش فرما دیں۔ ورنہ آخری میعاد جو ۳۰ نومبر ہے اس سے پہلے پہلے وعدہ سو فیصدی پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔ پاکستان۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک کی جماعتیں کوشش کر کے اپنے وعدے ۲۹ رمضان تک داخل کریں۔ اللہ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

الصّدقۃ تطفیٔ غضب الرّب

صدقہ انسان کی جسمانی اور روحانی مشکلات و مصائب حل کرنے اور ترقیات حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ وہ کثرت سے صدقات دیا کرتے تھے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات فخر موجودات کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔ آپ ہمیشہ کثرت سے صدقات دیا کرتے تھے اور جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا تو پھر آپ کے صدقات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے۔ جبکہ آپ سے جبریل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور آپ سے قرآن کا دورہ کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً اس وقت آپ ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے

گو صدقات ہر وقت ہی اللہ تعالےٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر خاص کر ماہ رمضان میں اللہ تعالےٰ کی غضب کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور رضا الٰہی کے پانی کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اس بابرکت مہینہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(نظارت بیت المال)

نظامِ زکوٰۃ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس میں تمام ان مشکلات کا حل موجود ہے۔ جو موجودہ جبری نظاموں میں پائی جاتی ہیں۔ اسلام نے سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لئے زکوٰۃ کا فریضہ مقرر کیا ہے۔ زکوٰۃ مادی نظاموں کے مقابل پر اس لئے فائق ہے۔ کہ باوجود سرمایہ داری کے ایک حد تک تسلیم کر لینے کے پھر بھی غرباء مساکین اور بیوگان کی بہبودی کے لئے امراء سے زکوٰۃ وصول کر کے ایک مستقل فنڈ قائم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے غرباء کے لئے بھی ترقی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور اس کے ادا کرنے والے کے دل میں بھی انقباض پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طلب گار ہوتا ہے۔ مگر دوسرے نظام جبر پر قائم کئے گئے ہیں۔ جو ایک مختصر مدت تک تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر قائم نہیں رہ سکتے۔

اس اعلیٰ تعلیم کو دیکھتے ہوئے ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے ہمیں اس لعنت سے محفوظ کیا جو موجودہ نظام کی جبریوں میں موجود ہے۔ اور زکوٰۃ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ کسی تحریک کا مزید انتظار کئے رہنے کے بغیر از خود ہی اس کو سال بسال ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ تا اس فریضہ کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔ اور وہ بشاشت قلبی جو اس نظام کا طرہ امتیاز ہے۔ کسی طرح ضائع نہ ہو۔

پس ایسے احباب جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے وہ مطابق شریعت اسلامیہ اپنے مال ... [illegible] (نظارت بیت المال)

فوری ضرورت ہے

ہمیں سندھ اسٹیٹس کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب درخواست بعد تصدیق امیر صاحبان جماعت احمدیہ جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

۱۔ ڈاکٹر: تجربہ کار اور اچھی تعلیم حاصل کی ہو۔ گریڈ ۱۵۰ — ۵ — ۱۰۰ + ۲ من غلہ ماہوار اسٹیٹ سے باہر پریکٹس ڈاکٹر کی ہو گی۔ ایک نوکر /۲۵ + ۳۰ سیر غلہ ماہوار کا علاوہ ازیں ملے گا۔ مکان اور ڈسپنسری کی جگہ مفت ملے گی

۲۔ کمپونڈر: تجربہ کار /۸ — ۳۰ — ۵۰ گریڈ + ایک من غلہ ماہوار۔ مکان مفت ملے گا۔

۳۔ منشی: صحت مند زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہو۔ اور زمیندارہ کام لے سکتا ہو۔ تعلیم مڈل تنخواہ ۳۵ + ۹ روپے جنگ الاؤنس۔ ایک من غلہ ماہوار۔ نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپے ماہوار علاوہ ازیں ملیں گے۔ سال بھر کام کرنے پر تنخواہ ۴۰ کر دی جائے گی۔

۴۔ کلرک: تعلیم میٹرک تنخواہ ۳۵ + ۹ روپے جنگ الاؤنس + ایک من غلہ ماہوار۔ نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپے اور ملیں گے۔ ایک سال کے بعد اچھے کام کی صورت میں تنخواہ چالیس /۴۰ روپے کر دی جائے گی

۵۔ سکول ماسٹر: سی۔ اے۔ وی یا ایس اے۔ وی کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۳۵ + ۹ روپے جنگ الاؤنس + ایک من غلہ ماہوار نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپیہ اور ملے گا۔ ایک سال کے بعد کام دیکھنے پر /۴۰ روپے تنخواہ کر دی جائے گی

۶۔ ٹریکٹر ڈرائیور: تنخواہ حسب لیاقت /۱۲۰ روپے ماہوار تک دی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ تجربہ اچھا ہو۔

(خاکسار) انچارج ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ
۸۔ رتن باغ۔ لاہور

ربوہ میں امریکہ سے واپس آنے والے مجاہد احمدیت کا پرجوش استقبال

لاہور ۲۲ جولائی۔ پرسوں صبح بروز جمعرات مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امام مسجد احمدیہ شکاگو امریکہ جو آج کل کچھ عرصہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ لبعد اشتیاق لاہور سے بذریعہ کار جناب سید عبد الباسط صاحب اور دیگر احباب کے ہمراہ ربوہ تشریف لے گئے۔ آپ کی آمد کی اطلاع پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ اسلئے مرکزی دفاتر کے تمام احباب اور جماعت احمدیہ ربوہ کے دیگر افراد جن میں بعض چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی کی زیر قیادت قطار در قطار اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے سراپا انتظار بنے کھڑے تھے۔ کار پہنچتے ہی احباب نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے احمدیت کے اس ہونہار مجاہد کا پرجوش استقبال کیا۔ بزرگان اور دیگر احباب کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ سے فارغ ہو کر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر تمام احباب کی معیت میں مکرم و محترم جناب امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت مسجد میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ ولایات متحدہ امریکہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ربوہ کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ایک روز قبل ہی پایہ تکمیل کو پہنچی تھی اور تعمیر مکمل ہونے کے بعد ہی نمازوں کے علاوہ جو پہلا اجتماع اس مسجد میں ہوا وہ اس خوش نصیب مجاہد کے اعزاز میں اسی محفلِ استقبال کا انعقاد تھا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم جناب مولوی عبد المغنی صاحب وکیل التبشیر نے وکالتِ تبشیر کی جانب سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی خدمات اور ہر دلعزیزی کو بہت سراہا۔ بعدہٗ مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے بحیثیت امیر جماعت احمدیہ ربوہ اہالیانِ ربوہ کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے دل اپنے مجاہد بھائی کی کامیاب مراجعت پر محبت کے جذبات سے لبریز ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ آپ اپنی خدمات اور ہر دلعزیزی کی وجہ سے ہم سب کی آنکھوں کا تارا بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ ہم نے بڑی کوشش کی کہ ہمیں پھول دستیاب ہو جائیں تاکہ ہم دلی محبت کے اظہار کے طور پر پھولوں کے ہار پہنا کر اپنے مجاہد کا استقبال کریں۔ لیکن مسلسل دوڑ دھوپ کے باوجود ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اور اس بے آب و گیاہ وادی میں ہمیں ایک پھول بھی میسر نہ آ سکا۔ حالانکہ قادیان میں ہم اپنے مجاہدوں کو پھولوں سے لاد دیا کرتے تھے۔ لیکن پھولوں کے ہار تو دلی محبت کی ایک ظاہری علامت ہیں پھول ہوں یا نہ ہوں۔ بہرحال ہمارے دل جذبات محبت سے لبریز ہیں اور آپ کی آمد پر ہم از حد خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

مکرم شاہ صاحب نے تقریر ختم ہی کی تھی۔ کہ ایک دوست آگے بڑھے اور انہوں نے یہ خوشخبری سنائی کہ پھول آ گئے۔ چنانچہ آن کی آن میں پھولوں کی بارش ہونے لگی اور احباب نے مجاہد احمدیت چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر پر سے بکثرت پھول نچھاور کئے۔ مکرم شاہ صاحب نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا الحمد للہ خدا تعالیٰ نے اس بے آب و گیاہ وادی میں بھی ہماری اس خواہش کو پورا فرما دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مکرم شاہ صاحب کے بعد عبد الحمید صاحب آصف نے مجلس واقفین کی طرف سے خلیل احمد صاحب ناصر کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ خلیل صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے بعض کوائف بیان فرمائے۔ جن کی تفصیل کوئٹہ کی رپورٹ کے زیر عنوان الفضل میں شائع ہو چکی ہے آخر میں صاحب صدر حضرت مفتی محمد صادق نے تقریر فرمائی۔ ہمیں بتایا تبلیغ اسلام کے متعلق خدائی وعدے کس شان کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین کے ذریعہ پورے ہو ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ امریکہ سے جو پہلا شخص مرکز کی زیارت کے لئے آیا ہے وہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ہی ہیں۔ اور اس لحاظ سے اولیت کا فخر آپ کو حاصل ہے۔ صاحب صدر نے دعا فرمائی۔ جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ شام کو چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر لاہور واپس تشریف لے آئے۔ اور اب بذریعہ ریل کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

دیوار آہنی کے پیچھے سفارتی کام مشکل بن رہا ہے

لنڈن ۲۳ جولائی۔ حال ہی میں برطانوی وزیر داخلہ مسٹر ایڈلسنٹ بیون نے دار العوام میں بتایا کہ جو ملک دیوار آہنی کے پیچھے ہیں۔ ان میں سفارتی کام بہت مشکل بن رہا ہے۔ آپ نے کہا ان ملکوں کا کوئی بھی شہری ہو۔ مرد یا عورت ایسا شہری جو شادی سے پہلے ان ملکوں میں سے کسی کا باشندہ تھا اور اس طرح کے دوسرے لوگوں میں سے کوئی بھی خفیہ پولیس کے سائے سے آزاد نہیں۔ اس سلسلے میں مسٹر بیون کے ذہن میں دو مثالیں موجود تھیں۔ جن پر دار العوام میں سوال کئے گئے۔ مثلاً مسز ہیلنا فرنٹہ پولینڈ میں پیدا ہوئی۔ اس نے شادی کر کے برطانوی شہریت اختیار کر لی اور پولش حکام نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ اپریل میں وارسا کے مقام پر برطانیہ اور امریکہ کے مشترکہ اطلاعاتی دفتر میں وہ مترجم کا کام کرتی تھی۔ ایک مہینہ بعد پولش حکومت نے اسے الزام میں گرفتار کر لیا کہ وہ پولینڈ میں ریاست کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ پولش قانون کے ماتحت مسز فرنٹہ کی پوزیشن اس امر کی متقاضی تھی کہ انہیں سفارتی حفاظت دی جاتی۔ لیکن یہ اس بہانے کی بنا پر نہیں کیا گیا کہ گرفتاری سے پہلے پولینڈ کی وزارت خارجہ کو اس کے تقرر کی اطلاع نہیں ملی تھی۔ برطانوی سفیر نے اس گرفتاری پر پولش حکومت سے احتجاج کیا ہے۔

نائب سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر ڈے ہیو نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ پولش حکومت نے برطانوی سفیر کو اطلاع دی ہے کہ برطانوی قونصل اور مسز فرنٹہ کی گرفتاری کا مقصد یہ ہے کہ اسے مخالف سرگرمیوں سے روکا جائے۔ پولش قانون میں ایسی کوئی گنجائش نہیں کہ ملزم کا استغاثہ مکمل ہونے سے پہلے کسی تیسرے فریق کو اس سے ملنے کی اجازت دی جائے خواہ ملزم کسی دوسرے ملک کا شہری ہو اور تیسرا فریق ایک سفارتی نمائندہ ہو۔

مسٹر ڈے ہیو نے کہا۔ برطانوی سفیر نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے کیونکہ یہ بین الاقوامی رسم کے منافی ہے اس نے مزید درخواستیں بھی پیش کر دی ہیں۔

اب برطانیہ بھی ایٹم بم تیار کر سکتا ہے

لنڈن ۲۳ جولائی۔ اخبار "نیوز کرانیکل" کے سائنس کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ اب برطانیہ بھی کنیڈا کی طرح ایٹم بم تیار کر سکتا ہے۔ واشنگٹن میں خفیہ گفتگو کی یہی وجہ ہے کیونکہ جنرل آئزن ہاور اور دوسروں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ٹیکنیکل معلومات کو بانٹ لیا جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ معلومات کا بانٹ لینا امریکہ کے لئے نقصان دہ نہ ہوگا۔ کیونکہ برطانیہ اور کنیڈا میں جدید اور آزادانہ تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سے امریکیوں کو کچھ حاصل ہی ہوگا۔ اس کا کہنا ہے کہ دوسری وجہ جس سے امریکہ کو تشویش ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ برطانیہ اور کنیڈا بڑی مقدار میں ایٹم بم تیار کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کا اور امریکہ کا یورینیم کے حصول میں مقابلہ ہو جائیگا۔ سائنس ایڈیٹر کہتا ہے کہ پلوٹونیم کے علیحدہ کرنے کی ترکیب اب ہارویل میں برطانوی اٹیمک ریسرچ اسٹیشن میں معلوم ہو گئی ہے۔ پلوٹونیم بم پھٹنے کے کام آتا ہے۔ (دستار)

پاکستان ہاؤس میں تقریب

لنڈن ۲۳ جولائی۔ جدید فہرست سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ جولائی کی شام کو پاکستان کے لنڈن میں نئے صدر دفاتر واقع لنڈ انس اسکوائر میں جو تقریب ہوگی اس میں ساڑھے تین سو مہمان شریک ہوں گے۔ اس موقعہ پر شاہ اور ملکہ بھی تشریف لائیں گی۔ ان لوگوں میں جنہوں نے ہائی کمشنر ابراہیم رحمت اللہ اور ان کی بیگم کی دعوت قبول کر لی ہے۔ وزیر اعظم اٹلی۔ سفارتی نمائندوں کی ایک بڑی تعداد۔ فوج کی تینوں شاخوں کے اعلیٰ نمائندے اور لنڈن میں پاکستانی باشندوں کے ممتاز اراکین ہیں۔ (دستار)

ایران میں جبریہ مفت تعلیم دی جائے گی

طہران ۲۳ جولائی۔ آئندہ سے قاروین استرا میں سات سال سے گیارہ سال کے تمام بچوں کو لازماً سکول جانا پڑے گا۔ اور ان میں مفت اور جبریہ تعلیم کے نفاذ کی یہ پہلی قسط ہے۔ امید ہے کہ آئندہ پانچ سال میں جبکہ سکول تعمیر ہو جائیں گے اور معلموں کو تربیت دی جا چکے گی تمام ایران میں جبریہ اور مفت تعلیم دی جائے گی۔

وزارت تعلیم نے نصاب میں تبدیلی کر کے اس کو مکمل بنا دیا گیا ہے۔ ابتدائی تعلیم کا کورس کم کر کے چار سال کر دیا گیا ہے۔ اور ثانوی تعلیم کے کورس کے معیار میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ (دستار)

عراقی فوجیں پیچھے ہٹ گئیں

لنڈن ۲۳ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں عراقی فوجوں کے ہٹ آنے کے اعلان کے بعد جب عراقی سپاہیوں کا پہلا دستہ مشرقی اردن سے یہاں پہنچا تو سرکاری نمائندوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور مجمع نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ان فوجوں کو اس علاقہ میں اس لئے متعین کیا گیا تھا۔ کہ اگر شام یہودیوں کے خلاف امداد طلب کرے تو یہ فوجیں کام آ سکیں۔ اب چونکہ شام اور یہودیوں میں صلح کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں لہٰذا ان فوجوں کے قیام کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ (دستار)

بغداد ۲۳ جولائی۔ عراقی زراعت کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر [illegible] حیدری نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے تحت بیس لاکھ دونم زمین زراعت کے لئے کام آ سکے گی۔ (دستار)